السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مصافحہ میں دونوں ہاتھوں کا شمول ضرورہے یا نہیں اور نہیں ہے تو ایک ساتھ سے مصافحہ کرنے کی کیا دلیل ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مصافحہ ایک ہاتھ سے بلکہ دائیں ہاتھ سے تو متفق علیہ ہی ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے اختلاف ہے تو صرف اس میں ہے کہ مصافحہ میں بائیں ہاتھ کا شمول بھی ضرورہے یا نہیں ؟ جو کہتا ہے کہ ضرور ہے وہی مدعی ہے اس دعوی کا بار ثبوت اسی کے ذمہ ہے اور جو کہتا ہے ضرور نہیں ہے وہ منکر ہے اور منکر کے ذمہ بار ثبوت نہیں ہوتا تاہم منکر کی طرف سے دلیل حسب ذیل ہے ۔

1 ۔شرع شریف کا یہ ایک مستمرہ قانون ہے کہ جو امور کہ از باب تکریم و تشریف ہوں وہ دائیں ہاتھ سے کیے جائیں اور جو امور کہ تکریم و تشریف کے خلاف ہوں وہ بائیں سے کیے جائیں اور مصافحہ از قسم اول ہے پس مصافحہ بحکم قانون مذکور دائیں ہاتھ سے کیا جائے ۔ قانون مذکور کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں زیر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا :

(اِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ، وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ، وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ "وفی روایة((یحب التیمن فی شانه کله))"[1](الحدیث"

(بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ جب وضو کریں تو دائیں طرف سے شروع کریں اور جب کنگھی کریں تو دائیں طرف سے کنگھی کرنا شروع کریں اور جوتا پہنیں تو پہلے دایاں جوتا پہنیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے تمام کاموں میں بھی دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے)

بوضاحت تمام تحریر فرمایا ہے عبارت شرح صحیح مسلم کی یہ ہے ۔

"ہذه قاعدة مستمرة فی الشرع وہی ان ما کان من باب التکریم والتشریف کلبس الثوب والسراویل والخف ودخول المسجد والسواک والاکتحال وتقلیم الاظفار وقص الشارب وترجیل الشعر وہو مشطه ونتف الابط وحلق الراس والسلام من الصلاة وغسل اعضاء الطہارة والخروج من الخلاء والاکل والشرب والمصافحة واستلام الحجر الاسود وغیر ذلک مما ہو فی معناه یستحب التیامن فیه واما ما کان بضده کدخول الخلاء والخروج من المسجد والامتخاط والاستنجاء وخلع الثوب والسراویل والخف وما اشبه ذلک فیستحب التیاسر فیه وذلک کله لکراہة الیمین وشرفہا"[2] انتہی

(یہ شرع میں ایک مستقل قاعدہ ہے کہ جو کام تکریم و تشریف کے باب سے ہوں جیسے شلوار قمیص اور موزے پہننا مسجد میں داخل ہونا مسواک کرنا سرمہ لگانا ناخن تراشنا مونچھیں کاٹنا بالوں میں کنگھی کرنا بغلوں کے بال اکھاڑنا سر مونڈھنا نماز میں سلام پھیرنا اعضائے وضو کو دھونا بیت الخلا سے نکلنا کھانا پینا مصافحہ کرنا حجر اسود کا استلام کرنا اور ان کے علاوہ کام جو اس قسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں ان میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسندیدہ ہے اور جو کام ان کے بر عکس ہوں جیسے بیت الخلا میں داخل ہونا ۔

(مسجد سے نکلنا ناک صاف کرنا استنجا کرنا شلوار قمیص اور موزے اتارنا اور جو اس قسم کے دیگر کام ہیں ان کو بائیں ہاتھ (اور جانب) سے کرنا مستحب ہے یہ سب کچھ دائیں ہاتھ (اور جانب) کی کرامت و شرف کے سبب سے ہے

اس قانون شرع کو حضرت سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "غنیة الطالبین " میں ذکر فرمایا ہے "غنیة الطالبین "کی عبارت یہ ہے ۔

""فصل فیما یستحب فعله بیمینه وما یستحب فعله بشماله یستحب له تناول الاشیاء بیمینه والاکل والشرب والمصافحة (الی قوله) واما الشمال فلفعل الاشیاء المستقذرة وازالة الدرن کالاستنثار والاستنجاء وتنقیة الانف وغسل النجاسات کلہا" (ص: ۵۲))

(ان کاموں کے بارے میں فصل جن کو دائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اور جن کو بائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اشیا کو لینا دینا کھانا پینا اور مصافحہ کرنا دائیں ہاتھ سے مستحب ہے رہا بایاں ہاتھ تو وہ اشیائے مستقذرہ میل اتارنے جیسے ناک جھاڑنے استنجا کرنے ناک صاف کرنے اور تمام نجاستوں کو صاف کرنے کے لیے ہے)

2۔ مصافحہ عند اللقاء کے معنی ہیں ایک شخص کا اپنی ہتھیلی کو دوسرے کی ہتھیلی کے ساتھ ملانا ۔ "لسان العرب "میں ہے ۔

"الرجل یصافح الرجل اذا وضع صفح کفه فی صفح کفه وصفحا کفیہما وجہاہما ومنه حدیث المصافحة عند اللقاء "انتہی[3]"

(آدمی دوسرے آدمی سے مصافحہ کرنے والا اس وقت شمار ہوتا ہے جب وہ اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی کے ساتھ ملاتا ہے جب وہ دونوں اپنی ہتھیلیوں کے چہرے ایک دوسرے سے ملاتے ہیں اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والی حدیث اسی سے ہے)

یہ ظاہر ہے کہ مصافحہ کے یہ معنی متصافحین کے ایک ایک ہاتھ کے ملالینے سے حاصل ہو جاتے ہیں اس معنی کے حصول میں ہر ایک کے دونوں ہاتھوں کو ملائیں تو اگر مقراضی طور پر ملائیں تو مصافحہ دوا ہرا ہو جاتا اور دو مصافحہ کا ثبوت ایک ملاقات کے وقت کہیں سے نہیں ہوتا اور اگر مقراضی طور پر نہ ملائیں تو ہر ایک کے بائیں ہاتھوں کو مصافحہ بمعنی مذکور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔

---

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٦٨)

[2] شرح صحيح مسلم للنووي (١٦٠/٣)

[3] لسان العرب (٥١٢/٢)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الادب، صفحہ: 693

محدث فتویٰ